اخبار امت

مسلم ممالک کے آمر

مسلم سجاد

گذشتہ دنوں عالم اسلام کے' دو سروں پر واقع دو بڑے مسلم ممالک میں دو آمر رخصت ہو گئے۔ انڈونیشیا میں جناب سہارتو' طلبہ اور عوام کے احتجاج کے نتیجے میں ۳۲ سال متمکن رہنے کے بعد' تخت صدارت سے اتار دیے گئے۔ نائیجیریا میں فوجی حکمران ثانی اباچا' ایک صبح مردہ پائے گئے۔ کہا نہیں جا سکتا کہ طبعی موت آئی یا انھیں زہر دیا گیا ہے۔

دونوں ہی ممالک دور دراز واقع ہیں۔ یہ محاورہ تو بن گیا ہے کہ دنیا ایک گاؤں بن گئی ہے لیکن اس کا مطلب شاید یہ ہے کہ مغربی کلچر اور مغربی دنیا کی خبریں روز مرہ ہو گئی ہیں۔ مسلم ممالک کی حد تک تو فاصلے بڑھ گئے ہیں۔ ہم پاکستان میں تقریباً وسط میں واقع ہیں (زمینی فاصلے تو اب اطلاعات کے تبادلے کے لیے کوئی اہمیت نہیں رکھتے) اور غالباً فخر کر سکتے ہیں کہ شاید ہی کسی مسلم ملک میں پریس کو ہمارے پریس جیسی آزادی حاصل ہو۔ اس لیے خواہش ہوتی ہے کہ ہمارے اخبارات' مسلم ممالک کے واقعات کو حقیقی اہمیت دیں' مغربی معاشرے کی غیر اہم معمولی خبروں کو محض اس لیے کہ وہ بآسانی دستیاب ہیں' نہ اچھالیں۔ مسلم ممالک میں صرف فوجی انقلاب اور سازشیں ہی نہیں ہوتیں' کروڑوں لوگ مسائل سے دوچار ہیں۔ وہ یورپ اور امریکہ کے مقابلے میں' ہمارے زیادہ قریب ہونا چاہییں۔ عام انسانی اہمیت کی خبریں' ترقی کی کوششیں' دینی رجحانات' دشمنوں اور سازشوں کا مقابلہ' تفریحات اور کھیل کی حتیٰ کہ جرائم کی خبریں بھی اگر مسلم ممالک کی شائع ہوں تو فاصلے کم ہوں' قربت کا احساس بیدار ہو۔ مختلف میدانوں میں اہم شخصیات کون ہیں' علمی کام کیا ہو رہے ہیں؟ سب کچھ ایک دوسرے کو معلوم ہونا چاہیے۔ اگر تین' چار اہم مراکز میں ہمارے اہم اخبارات کے اپنے نمایندے مقیم ہوں اور ان کی رپورٹیں شائع ہوں تو سی این این' بی بی سی اور وائس آف امریکہ ہمارے لیے سند نہ رہیں۔ ایک مغربی اخبار نے ۳۲ ممالک میں اپنے نمایندے بھیجے ہیں تا کہ وہ بتائیں کہ اس ملک میں فٹ بال کے عالمی مقابلے دیکھنے کی کیا کیفیات ہوتی ہیں۔ ہمارا کوئی اخبار پاکستان

کے ایٹمی دھماکے پر مختلف مسلم ممالک کے عوام کے تاثرات جمع کرتا تو یقیناً اخوت کے رشتے مضبوط ہوتے۔ **المجتمع** کویت کے مطابق قاہرہ میں پاکستان کے سفیر نے بتایا کہ ان کے فون کی گھنٹی بند نہیں ہو رہی' مبارک باد کا سلسلہ جاری ہے اور بھاری رقوم کے چیک آ رہے ہیں۔ ہمارے بڑے اخبارات کو' امت کے مسائل کو' اتنی اہمیت تو دینا چاہیے۔ ترکی سے خبر آ جائے کہ ڈیڑھ سو فوجی افسران کو اسلامی عناصر سے ہمدردی رکھنے کے جرم میں برطرف کر دیا گیا ہے تو خبر کے ساتھ ہی تجزیوں اور تبصروں کا سلسلہ شروع ہو اور معلوم ہو کہ ہم زندہ قوم ہیں' ایسا کیوں نہیں ہوتا۔

نائیجیریا میں' آزادی کے ۳۸ سال میں سے ۲۸ سال فوج نے حکومت کی ہے۔ ابھی مرنے والے فوجی آمر' اباچا نے' نومبر ۹۳ء میں اقتدار پر قبضہ کر کے دستور معطل کر دیا اور عام انتخابات میں منتخب ہونے والے صدر مشہود ابیولا کو گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیا جہاں وہ ۴ سال سے قید تنہائی میں ہیں۔ اباچا نے ملک کو بدترین پولیس اسٹیٹ بنا کر رکھا۔ اس وقت سات ہزار سے زائد سیاسی کارکن بدترین حالات میں جیلوں میں بند ہیں۔ مرنے والوں کی لاش بھی کئی کئی دن بعد اٹھائی جاتی ہے۔ خفیہ پولیس والے' صحافیوں' وکیلوں' مزدور رہنماؤں جس کو چاہتے ہیں اٹھا لے جاتے ہیں۔ ۱۹۹۲ میں غربت ۲۱ فی صد تھی' جو اب ۸۰ فی صد ہے۔ نائیجریا کی اصل دولت تیل ہے اور اس کا سب سے بڑا خریدار امریکہ ہے جس نے پچھلے سال خریداری کو دوگنا کیا ہے۔ تیل کی یہ دولت' ملکی ترقی پر خرچ ہونے کے بجائے حکمرانوں کے بنک اکاؤنٹ میں جاتی ہے۔ ایک اطلاع کے مطابق اباچا کے اپنے ایک ارب ڈالر جمع ہیں۔ امریکہ انسانی حقوق کا علم بردار بنتا ہے اور پابندیاں لگانے کے لیے بہانے ڈھونڈتا ہے لیکن نائیجریا کی فوجی حکومت کو عملاً اس کی آشیرباد حاصل ہے۔ مشہود ابیولا کی بیٹی حفصہ نے نیوز ویک (۲۲ جون ۹۸) میں لکھا ہے کہ اگر امریکہ **نائیجیریا** سے تیل خریدنا بند کر دے تو فوجی حکومت پر کچھ دباؤ پڑے' ابھی تو حوصلہ افزائی محسوس ہوتی ہے۔ اس نے لکھا ہے کہ جنوری ۱۹۹۵ میں' اسے اپنے بچوں کے ساتھ' اپنے باپ سے' صرف دس منٹ ملاقات کا موقع دیا گیا۔ اس کی والدہ کو ملنے بھی نہیں دیا گیا۔ جب ابیولا کی بیوی خدیجہ نے اپنے شوہر کے حالات سے عالمی ذرائع ابلاغ کو آگاہ کیا' تو اسے لاگوس کے بازار میں دن دہاڑے قتل کر دیا گیا۔ یہی وجہ ہے کہ جب اباچا کی موت کا اعلان ہوا تو **نائیجیریا** میں جشن کا سماں ہو گیا۔ لوگوں نے بہت خوشی منائی۔ لیکن یہ خوشی عارضی تھی۔ فوجی کونسل نے میجر جنرل عبدالسلام ابوبکر سے حلف اٹھوا لیا جس نے حسب معمول انتخابات کروانے اور اقتدار منتقل کرنے کا وعدہ دہرا دیا۔

یہی جشن کا سماں' انڈونیشیا میں اس وقت ہوا جب لوگوں کو پتا چلا کہ سہارتو رخصت ہو گئے ہیں۔ انڈونیشیا کی ایک پوری نئی نسل نے سہارتو کے علاوہ کسی کو حکمران نہیں دیکھا۔ اس ۳۲ سال میں نام نہاد ترقی

کے عنوان کے تحت، سہارتو کی آل اولاد اور فوجی جرنیلوں نے خوب دولت کمائی۔ ۴۳ ارب ڈالر کی جو امداد آئی ایم ایف سے ملنے والی تھی، اس سے زیادہ رقم ان کی بینکوں میں جمع ہے۔ عوام مہنگائی میں پس رہے ہیں۔ انڈونیشیا کے نئے صدر یوسف حبیبی ہیں۔ تبدیلی تحریک کے نتیجے میں، لیکن فوجی جرنیلوں کی مرضی سے ہوئی ہے۔ یہ آنے والا وقت ہی بتائے گا کہ انڈونیشیا کے عوام کو، اقتدار یا اقتدار میں کچھ حصہ ملتا ہے یا نہیں۔

مصر میں حسنی مبارک، شام میں حافظ الاسد، عراق میں صدام حسین، تیونس میں زین العابدین--- مسلم ممالک پر مسلط یہ حکمران کب اور کیسے جائیں گے؟ یہ عوام کی مرضی کے خلاف مسلط ہیں۔ فوج ان کی پشت پر ہے۔ انتخابات کا ڈھکوسلہ کر کے جمہوریت کا ٹھپہ لگا لیا ہے۔ عوام حقوق سے محروم ہیں۔ یہ ممالک اربوں ڈالر کے مقروض ہیں اور حکمرانوں کے ذاتی اکاؤنٹ میں اربوں ڈالر جمع ہیں۔

یہ صورت حال تیسری دنیا کے کئی ممالک میں ہے لیکن مسلمان ممالک میں بطور خاص ہے، جبکہ اسلام تو آیا ہی اس لیے ہے کہ غلامی کی زنجیروں کو توڑ دے۔ ہر ملک میں دینی رجحانات بھی موجود ہیں لیکن اپنوں کی غلامی کے ساتھ سمجھوتہ کر کے۔ اسلامی تحریکیں دین کے حقیقی تصور کی علم بردار ہیں۔ ان کے لیے چیلنج یہی ہے کہ ان ممالک میں، جو انقلاب کے لیے تیار ہیں، انقلاب برپا کر دیں۔ ایک دوسرے کے حالات سے آگاہی منزل کو قریب لا سکتی ہے۔ اخبارات و رسائل اور میڈیا کو مسلم عوام کو ایک دوسرے کے حالات سے آگاہ کرنا چاہیے۔ اس سے بہت زیادہ جتنا امریکہ اور یورپ کے بارے میں کرتے ہیں۔ اطلاعات پھیلنے سے تاریکی دور ہو گی، رائے عامہ ہموار ہو گی، ظلم پر احتجاج ہوں گے، آمروں کو دھچکا لگے گا، مقابلہ کرنے والوں کو حوصلہ اور عزم ملے گا۔ یہ بیداری انقلاب کا نقطہ آغاز ثابت ہو سکتی ہے۔ جتنا امت کی یک جہتی اور اخوت کا تصور مضبوط ہو گا، اتنا ہی عالمی اسلامی انقلاب کا راستہ ہموار ہو گا۔ یہی آج کے عالم اسلام کا مسئلہ ہے۔ اللہ وہ وقت جلد لائے، جب مسلم عوام کو حقیقی آزادی نصیب ہو اور ان کے فتح اور خوشی کے جشن عارضی نہ ہوں۔

سالانہ خریدار توجہ فرمائیں

☆ اگر دس تاریخ تک آپ کو پرچہ موصول نہ ہو،
☆ یا آپ پتے کی تبدیلی چاہتے ہیں تو ہمیں اپنے خط میں خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔
☆ خریداری نمبر لفافے پر درج ہوتا ہے۔

مینیجر ترجمان القرآن